سلسلۂ اشاعت ۷۹

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہمارے فخر کا سبب صرف ایک — یعنی ایمان

فخر کے اسباب بہت سے ہو سکتے ہیں، مثلاً نسب، وطن، زبان، قابلیت، طاقت، سیاسی اقتدار، حسن۔ لیکن فخر کے یہ تمام اسباب فانی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی آخرت میں کام آنیوالا نہیں، آخرت میں کام آنے والی چیز صرف ایمان ہے، یہی وہ چیز ہے جس پر ایک مسلم کو فخر کرنا چاہئے۔ اسی کی بنیاد پر معاشرہ کی تشکیل کرنی چاہئے، اسی کی بنیاد پر محبتوں کو استوار کرنا چاہئے۔

عزت کا مالک صرف اللہ تعالیٰ عزوجل ہے۔ اللہ عزوجل فرماتا ہے:۔

اِنَّ الْعِزَّةَ لِلّٰهِ جَمِيْعًا (یونس) بے شک تمام عزت اللہ کے قبضہ میں ہے

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ کے بمصداق اللہ ہی عزت دیتا ہے، اللہ ہی ذلت دیتا ہے۔ اگر ہمارا اللہ تعالیٰ پر واقعی ایمان ہے تو یقیناً وہ ہمیں عزت دیگا، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

مَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْعِزَّةَ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِيْعًا (فاطر) جو شخص عزت کا طلبگار ہے تو عزت تو سب اللہ کی ہے (وہ جس کو چاہیگا عزت دیگا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ وَلِرَسُوْلِهٖ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ (منافقون) عزت اللہ کیلئے ہے، اسکے رسول کیلئے ہے اور مومنین کیلئے ہے۔

آیتِ بالا سے واضح ہوا کہ ایمان ہی درحقیقت عزت ہے، لہٰذا قابلِ فخر چیز صرف ایمان ہی ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا (بقرہ) ہم نے تمہیں وسطاً امت بنایا۔

اے ایمان والو! ایمان ہی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہترین امت کا خطاب دیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ (آل عمران ۱۱۰) (اے ایمان والو!) تم بہترین امت ہو تمہیں لوگوں (کی اصلاح) کیلئے پیدا کیا گیا ہے تم لوگوں کو نیک کام کا حکم دیتے ہو، برے کاموں سے روکتے ہو اور اللہ پر ایمان لاتے ہو۔

اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ نے

هُوَ اجْتَبٰكُمْ (حج ۷۸) تم کو (اقوامِ عالم میں) منتخب کیا (اور

قیادت کی ذمہ داریاں تمہارے سپرد کیں)

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِيْنَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا (فاطر) — اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے تمہیں چن لیا اور (اپنی) کتاب کا وارث تمہیں ٹھہرایا۔

اے ایمان والو! تمہیں اپنے ایمان پر بجا طور پر فخر ہو سکتا ہے، اس لئے کہ اس ایمان ہی کی بدولت اللہ تعالیٰ کی نظرِ انتخاب تم پر پڑی اور تمہیں اقوامِ عالم کا قائد بنا دیا تمہیں وہ اعزاز بخشا کہ دوسرے لوگ تمہارے غلام کا بھی مقابلہ نہیں کر سکتے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ (بقرة ۲۲۱) — مؤمن غلام مشرک سے بہتر ہے اگرچہ مشرک (بظاہر) کتنا ہی اچھا کیوں نہ معلوم ہو۔

اے ایمان والو! اسی ایمان کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی نعمت سے سرفراز فرمایا۔ ارشادِ باری ہے :۔

وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ (بقرة - ۲۳۱) — اللہ نے جو نعمتیں تمہیں بخشی ہیں انہیں یاد کرو اور جو کتاب اور حکمت تم پر نازل کی ہے اُسے بھی یاد کرو۔

وَمَنْ يُّؤْتَ الْحِكْمَةَ فَقَدْ اُوْتِيَ خَيْرًا كَثِيْرًا ۔ (بقرة ۲۶۹) — یہ حکمت (اتنی بڑی نعمت ہے کہ) جس کو مل گئی اُس کو درحقیقت خیرِ کثیر مل گئی۔

اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتاب و حکمت کا نزول اتنی بڑی نعمت ہے کہ اس کے مقابلہ میں تمام نعمتیں ہیچ ہیں۔ اے ایمان والو! یہ نعمت بھی تمہیں ایمان ہی کی بدولت ملی ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِى الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًى وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ ○ قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُوْنَ ○ (یونس ۵۸-۵۷) — اے لوگو! تمہارے پاس تمہارے رب کی طرف سے نصیحت اور قلوب کی بیماریوں کے لئے شفاء (بخش شریعت) آگئی ہے، وہ (سراپا) ہدایت اور مؤمنین کیلئے رحمت ہے (اے رسولؐ) آپ کہہ دیجئے کہ یہ سب کچھ اللہ کے فضل اور اُس کی رحمت سے (تمہیں ملا) ہے تو اب اس (نعمت کے حصول) پر تمہیں خوش ہونا چاہیئے۔ یہ نعمت ان تمام چیزوں سے بہتر ہے جن کو لوگ جمع کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی یہ نعمت ایمان والوں کو ملی ہے، لہٰذا ایمان ہی وہ چیز ہے جس پر فخر کا دار و مدار ہے۔ اے ایمان والو! یہ ایمان ہی ہے جس کے باعث اللہ تعالیٰ تمہارا دوست بن جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے:۔

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (بقرۃ ۲۵۸) اللہ ایمان والوں کا دوست ہے۔

ایمان ہی غلبہ کا باعث ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ (آلِ عمران ۱۳۹) اے ایمان والو! تم ہی غالب رہو گے اگر مومن رہے۔

وَلَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ لِلْكٰفِرِيْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ سَبِيْلًا ۝ (النساء ۱۴۱) اللہ کافروں کو مومنین پر کبھی غلبہ نہیں دے گا۔

ایمان ہی فضلِ الٰہی کا باعث ہے، ارشادِ باری ہے:۔

وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ (آلِ عمران - ۱۵۲) اللہ مومنین پر (بڑا) فضل کرنے والا ہے۔

ایمان ہی احساسِ برتری پیدا کرتا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ (مائدۃ) اے ایمان والو! یہود و نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں، اور تم میں سے جو شخص ان کو دوست بنائے گا اس کا شمار اُنہی میں سے ہوگا۔

قَاتِلُوا الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوْنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَلَا يَدِيْنُوْنَ دِيْنَ الْحَقِّ مِنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حَتّٰى يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ وَّهُمْ صٰغِرُوْنَ ۝ (توبۃ ۲۹) (اے ایمان والو!) ان لوگوں سے لڑو جو اللہ اور یومِ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے اور نہ ان چیزوں کو حرام سمجھتے ہیں جو اللہ اور اس کے رسولؐ نے حرام کی ہیں اور اہلِ کتاب میں سے اُن لوگوں سے بھی لڑو جو دینِ حق کو قبول نہیں کرتے یہاں تک کہ وہ ذلیل ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں۔

یہ ہے مؤمنین کی شان! مؤمنین کو برتر ہونا چاہئے نہ کہ ماتحت۔ مؤمنین کو احساسِ کمتری کا شکار نہیں ہونا چاہئے۔ احساسِ کمتری سے انسان اپنی امتیازی شان کھو دیتا ہے۔ اسلامی چیزوں کو حقیر سمجھنے لگتا ہے، دوسروں کی چیزوں کو اختیار کرتا ہے، یہ چیز آخر کفر کی نہیں تو اور کس چیز کی غماز ہے۔ اسی لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے:۔

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۔ جس نے کسی دوسری قوم کی مشابہت کی

تو وہ انہی میں شمار ہوگا۔ (ابوداؤد، صحح العراقی۔ بلوغ الامانی ۱۹/۱۴)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مومنین میں مزید احساس برتری پیدا کرتے ہوئے فرمایا۔

لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَإِذَا لَقِيْتُمْ أَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ إِلٰى أَضْيَقِهِ (صحیح مسلم)

یہودیوں اور عیسائیوں کو سلام کرنے میں ابتدا نہ کرو، اور جب تم راہ میں ان میں سے کسی سے ملو تو اُسے تنگ راستہ پر چلنے کیلئے مجبور کرو۔

اللہ تعالیٰ اور اُس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تو مومنین میں احساس برتری پیدا کرنا چاہتے ہیں لیکن آجکل کے لوگ احساس کمتری میں بتلا ہوکر دوسروں کی نقالی پر فخر کرتے ہیں۔ افسوس ہے، کیا یہی شان ایمان ہے۔

ایک مومن کو کافر کے مقابلہ میں اپنے ایمان پر فخر کرنا چاہئیے، لیکن ایک مومن کو دوسرے مومن پر فخر کرنے کیلئے کوئی بنیاد نہیں۔ اس سلسلہ میں لوگوں نے جو بنیادیں بنا رکھی ہیں مثلاً نسب، وطن، زبان وغیرہ یہ سب سراسر غیر اسلامی ہیں۔

نسب پر فخر کرنا لغو ہے، نسب آخرت میں کام نہیں آئے گا۔ اہل کتاب اسی فخر میں بتلا تھے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا:۔

تِلْكَ أُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَلَكُمْ مَا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْئَلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (بقرۃ ۱۳۴ و ۱۴۱)

یہ ایک جماعت تھی جو گذر گئی، ان کے عمل ان کے کام آئیں گے، تمہارے عمل تمہارے کام آئیں گے، ان کے اعمال کے متعلق تم سے باز پرس نہیں ہوگی۔

دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَلَا أَنْسَابَ بَيْنَهُمْ يَوْمَئِذٍ (مومنون ۱۰۱) اُس دن نسب کام نہیں آئیں گے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

أَنْسَابُكُمْ هٰذِهِ لَيْسَتْ بِمَسَبَّةٍ عَلٰى أَحَدٍ كُلُّكُمْ بَنُوْ آدَمَ طَفُّ الصَّاعِ بِالصَّاعِ لَمْ تَمْلَئُوْهُ لَيْسَ لِأَحَدٍ عَلٰى أَحَدٍ فَضْلٌ إِلَّا بِدِيْنٍ وَتَقْوٰى كَفٰى بِالرَّجُلِ أَنْ يَكُوْنَ بَذِيًّا فَاحِشًا بَخِيْلًا (احمد۔ بلوغ)

یہ نسب ایسے نہیں کہ ان کی وجہ سے کسی کو بُرا کہا جائے، تم سب اولادِ آدمؑ ہو (تم سب آپس میں ایسے ہو جیسے) ایک صاع دوسرے صاع کے مقابلہ میں ہوتا ہے (کیا) تم اُسے بھرتے نہیں ہو (کیا) ایک صاع دوسرے صاع سے برتر ہوتا ہے نہیں بس اسی طرح) کسی کو کسی پر بزرگی نہیں ہے

الامانی ۲۲۹ وسندہ صحیح ۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ ۳/۱۳۷۰) مگر دین اور تقوے کی وجہ سے ۔ آدمی میں یہی بُرائی کافی ہے کہ وہ زبان دراز ہو، فحش بکنے والا ہو اور بخیل ہو (اخلاقی بُرائی درحقیقت بُرائی ہے، نسب کی بُرائی کوئی حقیقت نہیں رکھتی)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿ (حجرات)

اے لوگو! یہ قبیلے اور خاندان ہم نے اس لئے بنائے ہیں تاکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو پہچان سکو (یہ چیزیں عزت بخش نہیں ہیں عزت تو تقوے سے ملتی ہے) بیشک اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ متقی ہے ۔ بے شک اللہ جاننے والا، خبردار ہے ۔

وطن پر فخر کرنا بھی غیر اسلامی چیز ہے ۔ وطن زمین کا ایک حصہ ہوتا ہے، انسانی پیدائش کے لحاظ سے زمین کے ایک حصہ کو دوسرے حصہ پر کوئی فضیلت نہیں، جغرافیائی لحاظ سے کسی زمین کا بہتر ہونا یا دینی لحاظ سے کسی زمین کا باحرمت ہونا اور بات ہے لیکن کسی بہتر زمین یا باحرمت زمین میں پیدا ہونے سے کسی انسان کو کوئی فضیلت حاصل نہیں ہوتی ۔ مدینہ منورہ کی حرمت سے کس کو انکار ہے لیکن منافقین وہیں کی پیداوار ہیں ۔ مدینہ منورہ کے مشرقی علاقہ مثلاً عراق وغیرہ سے بموجب حدیث نبویؐ بہت سے فتنے اُٹھے لیکن اُسی عراق کی سرزمین میں بہت سے اہل اللہ بھی پیدا ہوئے ۔

وطن کی محبت نہ ایمان کا کوئی جُزء ہے نہ اِس سلسلہ میں کوئی حدیث وارد ہوئی ہے ۔ اسلام عالمگیر اخوت کا درس دیتا ہے، مسلم قوم بس ایک قوم ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَاِنَّ هٰذِهٖٓ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ ﴿ (مؤمنون ۵۲)

یہ تمہاری جماعت حقیقتاً ایک ہی جماعت ہے اور میں تم سب کا رب ہوں لہٰذا مجھ سے ڈرتے رہو ۔

اللہ تعالیٰ ایک ہے تو اُس کی جماعت بھی ایک ہی ہونی چاہیئے ۔ یہ ہے وحدتِ ملّت کا وہ سبق جس کو ہم بالکل بھول گئے ۔ اپنے ملک اور اپنی قوم پر فخر کرنے لگے، پہلے ملکی بعد میں مسلم بننے پر ناز کیا جانے لگا، کافروں کی نقالی میں ہمارے ہاں بھی مادرِ وطن نے جنم لیا، وطن کی خاطر مرنے اور جینے کا رجحان پیدا ہوا ۔

اپنی مادری زبان پر فخر کرنا اور اُس کی خاطر جھگڑنا اسلامی شیوہ نہیں، اسلام اس قسم کے جاہلانہ تصورات کو ملیامیٹ کرتا ہے۔ یہ تصورات تعصبات کو جنم دیتے ہیں۔ اس سے مسلمین کی قوت کو سخت نقصان پہنچتا ہے۔ ہمیں صرف اس زبان سے محبت ہونی چاہیے جس میں اللہ نے اپنا آخری قانون نازل کیا، باقی تمام زبانیں ہمارے لئے برابر ہونی چاہئیں۔

مسلمین میں ملکی یا سیاسی، نسلی یا قومی، لسانی یا ثقافتی حدود قائم کرنا اسلامی اصول کو مسخ کر دینے کے مترادف ہے، وطن پرستی سے اسلامی معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہیں۔ وحدتِ ملت کا سبق قصۂ پارینہ بن جاتا ہے۔ جتنے ملک اُتنی ہی قومیں وجود میں آتی ہیں۔ اُمتِ مسلمہ عصبیت کا شکار ہو جاتی ہے۔ اتفاق و اتحاد کا زرین اصول ختم ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہ قومیں آپس میں لڑ لڑ کر اپنی قوت کو خود ہی پارہ پارہ کر لیتی ہیں مشترک دشمن کے مقابلہ میں بھی متحد نہیں ہوتیں۔ اگر ہوتی ہیں تو خلوص مفقود ہوتا ہے، ایک مسلم ملک پر مصیبت آتی ہے تو دوسرا مسلم ملک تماشہ دیکھتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ نہ وہ رہتا ہے نہ یہ کسی ملک کی حفاظت محض اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی اور اسلام کی بقا کی خاطر صرف اسی ملک کے مسلمین پر ہی فرض نہیں بلکہ دنیا کے تمام مسلمین پر فرض ہے۔ لیکن کتنے مسلم ہیں جن کو اس بات کا احساس ہے۔ دینی فرقوں نے ہی کچھ کم نقصان نہیں پہنچایا تھا، جو کسر رہ گئی تھی وہ ان وطنی اور ملکی فرقوں نے پوری کر دی۔ اللہ کا رشتہ کالعدم ہو گیا، اللہ کی محبت کی جگہ وطن کی محبت نے لے لی، وطن کا بُت دل و دماغ پر چھا گیا، مسلم عنقا ہو گئے، اسلام ختم ہوتا جا رہا ہے، إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ ○

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

إِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتٰبِ أَقْوَامًا (صحیح مسلم) — بیشک اللہ اس کتاب کے ذریعہ قوموں کو رفعت و سربلندی عطا فرمائے گا۔

مسلمین کو تو اس کتابِ مبین کے ملنے پر فخر کرنا چاہئیے جس کتاب کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے سربلندی کی ضمانت ہے۔

رسُولُ اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں:۔

مَنْ قَاتَلَ تَحْتَ رَايَةٍ عُمِّيَّةٍ يَغْضَبُ لِعَصَبَةٍ أَوْ يَدْعُوا إِلٰى عَصَبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصَبَةً فَقُتِلَ فَقِتْلَةٌ جَاهِلِيَّةٌ وَفِي رِوَايَةٍ لَيْسَ مِنْ أُمَّتِي (صحیح مسلم کتاب الامارۃ باب الامر بلزوم الجماعۃ) — جو شخص اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے (یعنی بے سوچے سمجھے اپنی قوم کی حمایت کرے) یعنی قوم کیلئے غضب میں آئے یا عصبیت کی دعوت دے یا عصبیت میں اپنی قوم کی مدد کرے پھر وہ قتل ہو جائے تو اُس کا قتل جاہلیت کا قتل ہوگا، ایسا شخص میری اُمت میں سے نہیں۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہدِ بابرکت میں ایک مہاجر اور ایک انصاری (لڑکوں) میں کچھ جھگڑا ہوگیا، انصاری نے انصار کو آواز دی۔ مہاجر نے مہاجرین کو آواز دی۔ رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سُنا تو آپؐ باہر تشریف لائے اور فرمایا:۔

مَابَالُ دَعْوَى اَهْلِ الْجَاهِلِيَّةِ ۔ یہ اہلِ جاہلیت کی پُکار کیسی ہے؟

لوگوں نے آپؐ کو سارا واقعہ سُنایا، آپؐ نے فرمایا:۔

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا خَبِيْثَةٌ (صحیح بخاری کتاب احادیث الانبیاء و صحیح مسلم کتاب البر والصلۃ) اِس (قسم کی پکار) کو چھوڑ دو، یہ خبیث پکار ہے۔

مہاجر اور انصار کتنے اچھے لقب ہیں لیکن جب اِن لقبوں کو مسلمین میں تفریق پیدا کرنے کا ذریعہ بنایا جائے تو ان لقبوں کا ترک کرنا ضروری ہے۔ ایسے موقع پر ان لقبوں سے پُکارنا خبیث کام ہے، یہ ایّامِ جاہلیّت یعنی کافروں کا شعار ہے۔ اِس سے بچنا چاہیئے۔ افسوس کہ لوگوں نے بہت سے گھٹیا لقبوں اور فرقہ وارانہ ناموں سے اپنے کو منسوب کرکے آپس میں تفریق پیدا کرلی، آئے دن کے جھگڑے انہی ناموں کے شاخسانے ہیں۔ کاش یہ لوگ غور کریں اور اپنا صرف ایک نام رکھ لیں یعنی مسلم، یہی اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

مَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَاِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى اللّٰهِ الَّذِىْ سَمّٰكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللّٰهِ ۞ {رواہ الترمذی فی ابواب الامثال و صححہ}

"جس نے جاہلیت کی پکار پکاری وہ اہلِ دوزخ میں سے ہے۔" ایک شخص نے پُوچھا "اے اللہ کے رسُولؐ، اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے؟" رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "اگرچہ وہ نماز پڑھے اور روزے رکھے۔ لہٰذا (مسلمین کو) اُن ہی القاب سے پُکارو جن القاب سے اللہ نے، جس نے تمہارا نام مسلمین رکھا ہے، پُکارا ہے یعنی مؤمنین، اللہ کے بندے۔"

رسُولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ۱۲/ ذوالحجہ سنہ ۱۰ھ کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا:۔

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ ۔ اے لوگو! بے شک تمہارا رب ایک ہے

وَاِنَّ اَبَاكُمْ وَاحِدٌ اَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلٰى اَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلٰى عَرَبِيٍّ وَلَا لِاَحْمَرَ عَلٰى اَسْوَدَ وَلَا لِاَسْوَدَ عَلٰى اَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى ۔ (رواہُ احمد ورجالہ رجال الصحیح ،بلوغ الامانی جزء۱۲ صفحہ ۲۲۶ وسندہ صحیح)	تمہارا باپ ایک ہے ، خبردار ہو جاؤ عربی کو عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ، نہ عجمی کو عربی پر کوئی فضیلت ہے ، نہ گورے کو کالے پر اور نہ کالے کو گورے پر کوئی فضیلت ہے ، فضیلت صرف تقوے کی بنیاد پر ہوتی ہے ۔

مندرجہ بالا آیات و احادیث سے ثابت ہوا کہ ایمان ہی ہے جس پر فخر کیا جائے. ایمان ہی عزت دیتا ہے ، ایمان ہی باعثِ نجات ہے ، ایمان ہی سے اللہ کی محبت اور نصرت حاصل ہوتی ہے ، ایمان کا نتیجہ غلبہ ہے ، احساسِ برتری ہے ، ایمان ہی سے سربلندی اور سرفرازی ملتی ہے ۔ ملک ، وطن یا زبان سے عزت حاصل نہیں ہوتی. لہٰذا اے مسلمو! اپنے ملک ، وطن اور نسب پر فخر کرنا چھوڑ دیجئے ۔ دوسرے کے وطن کو بُرا نہ کہیئے ۔ اگر آپ کے سامنے کوئی آپ کے وطن کو بُرا کہے تو آپ کو ملال نہ ہو ، آپ کے دل کے کسی کونے میں یہ خیال باقی نہ رہے کہ آپ کا وطن زمین کے دوسرے قطعات یا طبقات سے بہتر ہے اور نہ آپ کے دل میں وطن کی کوئی محبت ہو ۔ یہ تصورات ذہن سے نکال کر پھینک دیجئے ۔ آپ کے نزدیک پوری دُنیا یکساں ہو جائے ۔ اسی طرح نسب اور مادری زبان کے متعلق بھی اپنی اصلاح کر لیجئے ۔ آپ سوچئے اگر آپ کسی دوسرے ملک میں پیدا ہوتے تو کیا وہ آپ کو موجودہ وطن سے زیادہ عزیز نہ ہوتا کیا آپ کو اُس وقت اُس مُلک کی زبان عزیز نہ ہوتی ۔ اگر آپ کو اپنا وطن یا زبان زیادہ عزیز ہے تو کیا دوسرے کو اپنا ملک اور زبان زیادہ عزیز نہیں اگر ہے اور یقیناً ہے تو کیا یہ ترقی کرنے کی باتیں ہیں. کیا ایسے جذبات سے آپس میں تصادم نہیں ہوگا ، کیا یہی اسلام ہے ؟ ہر شخص اپنے وطن اور زبان کو اچھا سمجھتا ہے تو آخر وہ کیا معیار ہے جس کی بنیاد پر کسی کے وطن اور زبان کو دوسرے کے وطن اور زبان پر ترجیح دی جائے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ. (صحیح بخاری کتاب الایمان)	تم میں سے کوئی شخص مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کیلئے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے

اگر آپ واقعی مؤمن بننا چاہتے ہیں تو اپنے مسلم بھائی کی خیرخواہی کیجئے خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو، ایک دوسرے پر کسی قسم کے فخر کا اظہار نہ کیجئے۔ رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

اِنَّ اللّٰهَ اَوْحٰى اِلَيَّ اَنْ تَوَاضَعُوْا حَتّٰى لَا يَفْخَرَ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ وَ لَا يَبْغِيْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ (صحیح مسلم)

اللہ نے مجھ پر وحی بھیجی ہے کہ انکساری کو شیوہ بناؤ یہاں تک کہ کوئی کسی پر فخر نہ کرے اور نہ کوئی کسی پر زیادتی کرے۔

اے مسلمو! جب سے تم میں قوم پرستی اور وطن پرستی آئی جب ہی سے تم ذلیل ہوئے۔ اور اگر اب بھی تمہیں ہوش نہیں آیا تو معلوم نہیں اور کتنا ذلیل و خوار ہوگے۔ اُٹھو! وطن پرستی اور قوم پرستی کی جڑیں اُکھاڑ کر پھینکدو مسلم بنو اور "مسلم ہیں ہم وطن ہے سارا جہاں ہمارا" کی صدائیں بلند کرو۔

جماعت المسلمین کی دعوت یہی ہے کہ آیئے اور سب مل کر ایک ہوجایئے۔ وطن اور زبان کی تفریق مٹا دیجئے، اپنے ایمان پر فخر کیجئے اور کسی چیز پر نہیں اور اس ایمان کو بھی اپنا ذاتی شرف نہ سمجھئے بلکہ اللہ تعالےٰ کا احسان سمجھے اور اس کا شکر ادا کیجئے کہ اُس نے ایمان کی دولت عطا فرمائی۔ ہر مسلم کو خواہ وہ کہیں کا رہنے والا ہو اپنا بھائی سمجھئے، اُس کے نقصان کو اپنا نقصان سمجھئے، اُس کے لئے وہی چیز پسند کیجئے جو آپ اپنے لئے پسند کرتے ہیں۔ اگر آپ جماعت کی دعوت سے متفق ہیں تو جماعت کے ساتھ تعاون فرمایئے۔

ان تازہ خُداؤں میں بڑا سب سے وطن ہے
جو پیرہن اِس کا ہے وہ مِلّت کا کفن ہے

نوٹ (۱) جماعت المسلمین کا ڈاکٹر مسعودالدین عثمانی کیماڑی والے سے کوئی تعلق نہیں۔ جماعت المسلمین ان کے بعض عقائد سے سخت بیزار ہے۔ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف بحران کو منسوب کرکے سخت گستاخی کی ہے۔ جماعت المسلمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جناب میں ذرا سی گستاخی کو بھی کفر سمجھتی ہے۔

نوٹ (۲) کراچی میں جماعت المسلمین کا مرکز ہے۔ کراچی میں جماعت المسلمین کی کوئی شاخ کسی بھی علاقہ یا محلہ میں نہیں ہے۔

مسعود احمد

امیر جماعت المسلمین